جالندھر مہاجر کیمپ: رات کو ہم جالندھر پہنچے، وہاں پر دیگر مہاجر بھی تھے، ان کیلئے ایک کیمپ بنا تھا، جہاں ان کو راشن وغیرہ ملتا، مہاجر کیمپ میں اندراج کرنے کے بعد میرے ساتھیوں نے مجھے دوسرے ٹرک میں بیٹھایا کیونکہ ان کو وہاں چند دن ٹھہرنا تھا، دوسرے ٹرک میں بیٹھ کر پھر عازمِ سفر ہوئے۔

جب کنوؤں میں زہر ملایا گیا: امرتسر پہنچے تو ایک ساتھی کو سخت پیاس لگی، کلکتہ سے پشاور تک شیر شاہ سوری روڈ یا جرنیلی سڑک کے کنارے جگہ جگہ کنویں اور انتظار گاہیں بنائی گئی تھیں، مگر ان کنوؤں میں ھندوؤں نے زہر ڈالا تھا، جس سے سینکڑوں مسلمان مرد، عورت، بچے اور بوڑھے جاں بحق ہوئے، ہم نے ساتھی کو بہت سمجھایا کہ بھائی ان کنوؤں سے پانی پینا کسی طرح درست نہیں بلکہ خودکشی ہے، بہرحال جب اس کا اصرار بڑھا تو ہم نے مشورہ سے ایک ساتھی کو پانی لانے کے لئے بھیجا، ایک سکھ ان کو اپنے گھر لے گیا، سارے ساتھی پریشان تھے کہ اس کو سکھ نے گھر لے جا کر شہید کر دیا، لیکن تھوڑی دیر بعد وہ پانی ساتھ لایا، پھر وہ ساتھی جسے پیاس لگی، وہ پانی کو منہ نہیں لگا رہا تھا، پہلے میں نے پانی پیا، بعد میں باقی ساتھیوں نے بھی اپنا پیاس بجھائی۔

امام لاہوری کی خدمت میں: مہاجر کیمپ میں نام درج کرنے کے بعد اگلی صبح لاہور کے لئے روانہ ہوئے، لاہور پہنچ کر مہاجر کیمپ کی بجائے تانگہ کے ذریعے سیدھا شیرانوالہ دروازہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری ؒ کے ہاں حاضری دی حضرت مولانا عبدالخالق ملتانی ؒ کی امانت انہیں حوالہ کی، وہاں سے جامعہ اشرفیہ، نیلا گنبد پہنچا، جہاں میرے دیوبند کے ساتھی مولانا فضل منان عمرزئی وغیرہ پڑھ رہے تھے، ایک ہفتہ وہاں رہا، بعدازاں پشاور روانہ ہوا۔

گھر آمد اور مسرت: پشاور میں ڈھکی نعلبندی کے جامع مسجد کے خطیب مولانا فضل الرحمن کے ساتھ رات گزاری، صبح سات، آٹھ، بجے بغیر کسی پیشگی اطلاع کے گھر پہنچا، گھر پہنچنا تھا کہ سارا (گاؤں) میں اپنے اور پرایوں کا تانتا بندھ گیا، سارے لوگ، گھر والے بے انتہا خوش تھے اور خوشی کے اظہار میں بندوقیں چلائی گئی کیونکہ 1947ء سے 1949ء تک میری زندگی اور موت کا کسی کو علم نہ تھا، پھر دور دراز سے مہمان بھی آنے لگے"

راقم الحروف کہتا ہے کہ اب تک حضرت شیخ مدظلہ کی تدریسی زندگی باسٹھ سال ہے، جس میں بتیس سال تک موقوف علیہ پڑھایا اور اب بھی دارالعلوم ہدایت الاسلام تخت آباد پشاور میں، بخاری، ترمذی اور مشکوٰۃ پڑھا رہے ہیں۔ اور سینکڑوں تشنگان علم کو سیراب کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت شیخ مدظلہ کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر خضر نصیب فرمائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ ان سے مستفید ہوں۔ آمین

❀ ❀ ❀ ❀

مولانا مجاہد الحسینی

مجلہ الحق' اکوڑہ خٹک کا ۴۵ سالہ اشاریہ

ترتیبِ اشاریہ کی مستحسن کوشش

ذرائع ابلاغ کی اہمیت کا اندازہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے اس ارشاد اقدس سے لگایا جاسکتا ہے جو آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ سے زائد قدوسیوں اور پاکباز صحابہ کرامؓ کے اجتماع سے میدان عرفات میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا: "فلیبلغ الشاھد الغائب" یعنی کہ "میں نے اپنے خطاب میں جو باتیں کیں اور جو ہدایات دی ہیں وہ اُن لوگوں تک پہنچا دی جائیں جو اس اجتماع میں موجود نہیں ہیں۔" اُمت سے براہ راست خطاب کے دوران اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے ذرائع ابلاغ کے ایک ایسے طریقے کے تعلیم اور ترغیب دہ ہے جسے اختیار کرنے سے دُور دراز کے انسانوں کے ساتھ با آسانی رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ اس ذریعۂ ابلاغ کے ابتدائی مرحلے میں تو یہی صورت اختیار کی جاتی تھی کہ کسی ایک یا چند افراد کو نمائندہ بنا کر ان کی معرفت اپنا پیغام پہنچایا جاتا تھا، انھی کو قاصد یا سفیر کہا جاتا تھا۔ یہ پیغام رسانی زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں بروئے کار آتی تھی۔ عہد رسالتؐ میں ان تینوں ذرائع ابلاغ پر عمل ہوا تھا۔ جوں جوں انسانی فکر و نظر نے ترقی کے منازل طے کیے اور نئی نئی سائنسی ایجادات وجود پذیر ہوگئیں تو ذرائع ابلاغ میں بھی انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔

دیگر ذرائع ابلاغ کی طرح مدارسِ اسلامیہ بھی مؤثر ذریعۂ تعلیم و تبلیغ ہیں جن میں سے بعض مدارس ایسے ہیں جن سے سند فراغت پانے والے علماء اپنی علمی استعداد اور نظری و فکری مہارت سے معاشرے کو اسلامی اخلاق و کردار کے سانچے میں ڈھالنے کیلئے حتی المقدور مستحسن کوششیں کررہے ہیں۔ ایسے ہی قابلِ ذکر دینی مدارس میں سے جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک ہے جس کے دینی، علمی، تحقیقی اور سیاسی کارناموں سے تاریخِ ملت کے صفحات درخشاں ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کے بانی اُستاد العلماء اور دارالعلوم دیوبند کے سابق اُستاد الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی ذات گرامی تھی، جن کے فیضانِ نظر سے اسلامی مملکت پاکستان میں جامعہ حقانیہ معرض وجود میں آیا اور جنھوں نے صرف دینی، علمی اور تحقیقی میدان میں ہی لائق صد تحسین خدمات انجام نہیں دیں بلکہ اسلامی سیاست کو متعارف کروانے کے لیے پاکستان کی قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہو کر ایسے قوانین منظور کروائے جو تاریخ اسمبلی کے صفحات میں ہمیشہ روشن مینار ثابت ہوں گے۔ حضرت شیخ الحدیث اور اُستاد العلماء مولانا عبدالحق صاحبؒ کی لائق، فائق اور اعلیٰ دینی، علمی و تحقیقی صلاحیتوں سے متصف اولاد میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی ذات